سوال

(556) قربانی کی کھالیں اسکولوں پر صرف ہو سکتی ہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بعض پرائیویٹ سکول اور تعلیمی ادارے جن میں زیرِ تعلیم طلباء سے فیس ۵۰ روپے تا ۱۵۰ روپے وصول کی جاتی ہے۔ سرکاری سکولوں کا مروّجہ نصابِ تعلیم ان اداروں میں پڑھایا جاتا ہے۔ ان پرائیویٹ سکولوں کے بانی حضرات کا دعویٰ ہے کہ ہم تعلیمی انقلاب برپا کر رہے ہیں۔ فیس کی وصولی کے ساتھ ایسے ادارے زکوٰۃ، صدقات اور قربانی کی کھالیں بھی مانگتے ہیں۔ جب کہ ان کے مقابلے میں دینی ادارے موجود ہیں۔ جہاں، غریب، نادار، یتیم، مسافر طلباء دینی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ وہ دینی ادارہ طلباء کے جملہ اخراجات رہائش، خوراک، کتابیں، لباس کا کفیل اور ذمہ دار ہوتا ہے۔

کیا ایسے تجارتی مراکز اور کاروباری اداروں پر زکوٰۃ صدقات اور قربانی کی کھالیں خرچ کی جا سکتی ہیں؟ بَيِّنُوْا تُوجَرُوْا۔ (۱۷/اپریل ۱۹۹۸ء)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قربانی کی کھالوں اور زکوٰۃ و صدقات وغیرہ کے اصل حق دار تجارتی اور کاروباری اداروں کے بجائے افراد مستحقین ہیں۔ جن کی تصریح ''سورۃ التوبہ'' کی آیت نمبر ۶۰ میں ہے۔ تعلیمی ادارے اگر بلا معاوضہ ان کو مستحق طلبہ پر خرچ کرتے ہیں تو یہی مطلوب ہے اور ایسے اداروں اور مراکز کو قربانی کی کھالیں وغیرہ نہیں دینی چاہئیں جو محض تجارتی نکتۂ نظر سے ان کو چلاتے ہیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد: 3، کتاب الصوم: صفحہ: 424

محدث فتویٰ